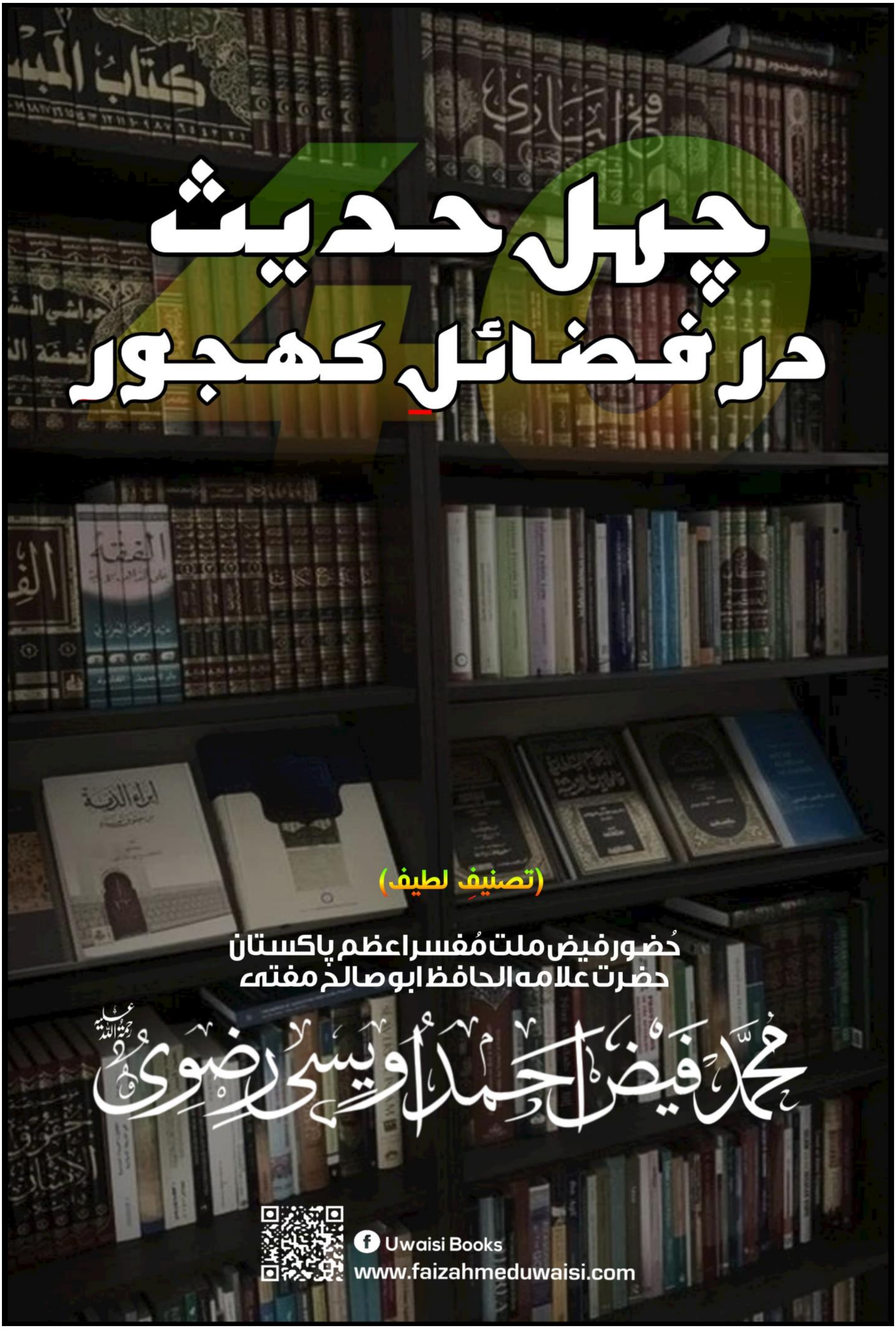


چہل حدیث
در فضائلِ کھجور

(تصنیفِ لطیف)

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ رحمۃ اللہ

Uwaisi Books
www.faizahmeduwaisi.com

پیشِ لفظ

یہ رسالہ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کے رِسالے ''کھجور کی تحقیق اور از اَقسام'' سے نکالا گیا ہے۔اِس رِسالے میں قبلہ فیضِ ملت نے خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ اِس رِسالے'' چہل حدیث در فضائل کھجور'' کو ایک الگ رِسالے کے طور پر شائع کیا جائے۔

حضرت کے اَلفاظ کچھ اِس طرح ہیں:

"**انتباہ**) ''چہل حدیث در فضائل کھجور''علیحدہ شائع کی جائے تو فقیر کی یہ ایک علیحدہ تَصنِیف تیار ہو سکتی ہے۔"

مولانا اِنعام قادری دامت بر کاتُہم العالیہ نے تَخرِیج فرماتے وقت اِس طرف توجہ دلائی۔اللہ کریم مولانا کے علم و عَمل میں بر کتیں عطاء فرمائے اور ہم سب کو قِبلہ مرشِدی کے عِلمی فیضان سے سَیراب فرمائے۔(آمین)

اَحقرالعِباد

محمد نعمان احمد اُویسی (خادِم: بزمِ فیضانِ اُویسیہ پاکستان)

چهل حدیث در فَضائِل کھجور

[آغازِ رِسالہ]

1. نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کھجور بہت پسند تھی۔ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُولُ: نَكْسِرُ حَرَّ هَذَا بِبَرْدِ هَذَا، وَبَرْدَ هَذَا بِحَرِّ هَذَا" [1]

یعنی حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم تربوز کو تَر کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں کھجور کی گرمی کو تربوز کی ٹھنڈک سے برابر کرلیتا ہوں یا تربوز کی ٹھنڈک کھجور کی گرمی سے زائل (دور) ہو جاتی ہے۔

2. حضرت بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے روایت کرتے ہیں:

دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ [2]

یعنی ہمارے یہاں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے ہم نے اُن کی خدمت میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں۔ [3]

3. حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

كلوا البلح بالتمر، كلوا الخلق بالجديد، فإن الشيطان يغضب، ويقول بقي ابن آدم، حتى أكل الخلق بالجديد [4]

یعنی پُرانی کھجور کے ساتھ تازہ کھجور ملا کر کھاؤ کیونکہ شیطان اِس بات سے خَفا (ناراض) ہوتا ہے اور کہتا ہے انسان زندہ رہے گا جب تک وہ نئی کھجور کو پُرانی کے ساتھ مِلا کر کھاتا رہے گا۔

4. حضرت یوسف بن عبداللہ بن سَلام رِوایت کرتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً، وَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ [5]

یعنی میں نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ وہ جَو کی روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجوریں رکھے ہوئے تھے پھر فرمایا یہ روٹی کے ساتھ سالن ہے۔

5. حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُمّ المؤمنین حضرت صَفیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی اور ولیمہ کا حال بیان کرتے ہیں:

فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، أَمَرَ بِالأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ، فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالأَقِطُ وَالسَّمْنُ [6]

---

[1] (سنن أبي داود، كِتَاب الْأَطْعِمَةِ، بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ فِي الْأَكْلِ، 363/3، الحديث 3836، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

[2] (سنن أبي داود، كِتَاب الطِّبِّ، بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ، 7/4، الحديث 3875، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

[3] کیونکہ ان کو مکھن کے ساتھ کھجور پسند تھی۔

[4] (سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب أكل البلح بالتمر، 1105/2، الحديث 3330، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

[5] (سنن أبي داود، كِتَاب الطِّبِّ، بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ، 7/4، الحديث 3875، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

[6] (صحيح البخاري، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ الخُبْزِ المُرَقَّقِ وَالأَكْلِ عَلَى الخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ، 70/7، الحديث 5387، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

یعنی مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی۔ چمڑے کا دستر خوان بچھایا گیا اور اُس پر کھجور، پنیر اور گھی رکھا گیا[7]۔

6. حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں:

أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ، فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ، وَهِيَ العَرُوسُ، قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ[8]

یعنی ابو اُسید الساعدی نے اپنی شادی کے ولیمہ پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی۔ اُن کی بیوی نئی دلہن اُن لوگوں کی خدمت کر رہی تھی اُنہوں نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو میں نے نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلم کو کیا چیز پلائی ہے؟ میں نے رات کو مٹی کے ایک کونڈے میں کھجوریں بھگو کر رکھیں صبح اُن کو یہ پانی پلایا۔

7. حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت فرماتے ہیں: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مقعيا يأكل تمرا[9]

یعنی میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم بَر طریقِ اِقْعاء[10] بیٹھے ہوئے کھجوریں کھا رہے تھے۔

8. ایک دوسری روایت میں اس طرح اضافہ ہے:

عن أنس، قال: «أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر، فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقسمه وهو محتفز، يأكل منه أكلا ذريعا»،[11]

یعنی حضرت اَنس بِن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں نبی اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم اُن کو تقسیم کرنے لگے آپ اِس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے کوئی شخص جلدی میں بیٹھتا ہے اور جلدی جلدی کھا رہے تھے۔

9. سُفیان جبلہ بن سحیم روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمُر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا، حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ[12]

یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے ساتھیوں سے اِجازت لئے بغیر دو دو کھجوروں کو ملا کر کھائے۔

10. حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بیان فرماتی ہیں:

([7]) (مرقاة المفاتيح، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْوَلِيمَةِ، 2105/5، تحت الحديث 3214، دار الفكر، بيروت لبنان، الطبعة: الأولى، 1422هـ 2002م)

بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تینوں چیزیں علیحدہ نہ تھیں بلکہ ان کا حلوہ بنا کر پیش کیا گیا تھا جسے حلوہ حیس کہتے ہیں۔

([8]) (صحيح البخاري، كِتَابُ الأَشْرِبَةِ، بَابُ الِانْتِبَاذِ فِي الأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ، 106/7، الحديث 5591، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

([9]) (صحيح المسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب تواضع الآكل، وصفة قعوده، 1616/3، الحديث 2044، دار إحياء التراث العربي بيروت)

([10]) (اقعاء کا مطلب ہے انسان دونوں گھٹنے کھڑے کرے سیرین کے بل بیٹھ جائے اور دونوں گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھ لے)

([11]) (صحيح المسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب تواضع الآكل، وصفة قعوده، 1617/4، الحديث 2044، دار إحياء التراث العربي بيروت)

([12]) (صحيح البخاري، كِتَابُ الشَّرِكَةِ، بَابُ القِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ، 139/3، الحديث 2489، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

أن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: «لا يجوع أهل بيت عندهم التمر»[13]

یعنی نبی اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کھجوریں ہوں وہ لوگ بھوکے نہیں ہوتے۔

11. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «يا عائشة، بيت لا تمر فيه جياع أهله، يا عائشة، بيت لا تمر فيه جياع أهله» أو «جاع أهله» قالها مرتين أو ثلاثا[14]

یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہ لوگ بھوکے ہیں۔ آپ نے یہ کلمات دو یا تین بار فرمائے۔

12. أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ لَا طَعَامَ فِيهِ»[15]

یعنی نبی اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہ گھر ایسا ہے کہ جیسے اُس میں کھانا نہ ہو۔

13. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ، فَإِنَّ تَرْكَ العَشَاءِ مَهْرَمَةٌ»[16]

یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا کھانا ضرور کھاؤ اگرچہ مٹھی بھر کھجوریں ہی ہوں کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا بوڑھا کر دیتا ہے۔

14. حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَدَعُوا الْعَشَاءَ، وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ تَمْرٍ، فَإِنَّ تَرْكَهُ يُهْرِمُ[17]

یعنی رات کا کھانا ہر گزنہ چھوڑو خواہ ایک مٹھی کھجور کیوں نہ ہو کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنے سے بُڑھاپا طاری ہو جاتا ہے۔

15. حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ يُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ[18]

یعنی نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پُرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ اُن میں سے کیڑے نکال کر پھینکنے لگے۔

16. دوسری روایت اِبنِ ماجہ میں ہے جس کے اَلفاظ یہ ہیں:

([13]) (صحيح المسلم، كتاب الأشربة، باب في ادخار التمر ونحوه من الأقوات للعيال، 1618/3، الحديث 2046، دار إحياء التراث العربي بيروت)

([14]) (صحيح المسلم، كتاب الأشربة، باب في ادخار التمر ونحوه من الأقوات للعيال، 1618/3، الحديث 2046، دار إحياء التراث العربي بيروت)

([15]) (المعجم الكبير، سَلْمَى امْرَأَةُ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 298/24، الحديث 757، مكتبة ابن تيمية القاهرة)

([16]) (سنن الترمذي، كتاب الأطعمة، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ العَشَاءِ، 287/4، الحديث 1856، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، الطبعة: الثانية، 1395 هـ 1975 م)

(17) (سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ، بَابُ تَرْكِ الْعَشَاءِ، 1113/2، الحدیث 3355، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

(18) (سنن أبي داود، كِتَاب الطِّبِّ، بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ، 7/4، الحديث 3875، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم، أتي بتمر عتيق، فجعل يفتشه[19]

یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پُرانی کھجوریں لائی گئیں آپ اُن میں سے عمدہ عمدہ چھانٹ کر کھاتے تھے۔

17. قَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ: أَطْعِمْنَا بُسْرًا، فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهُ، فَأَكَلَ، رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ[20]

یعنی اُنہوں نے باغ کے مالک سے کہا کہ ہمیں نیم پکی ہوئی کھجوریں کھلائے۔وہ گیا اور کھجوروں کے گچھے لے کر آیا اُس میں سے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اَصحابِ گرامی نے سَیر ہو کر کھجوریں کھائیں۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

18. رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل القثاء بالرطب[21]

یعنی میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت رافع بن عمر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

19. سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «العجوة والصخرة، من الجنة»[22]

یعنی نبی اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا عجوہ کھجور اور صَخرہ (بیت المقدس کی مسجد کا گنبد) دونوں جنّت سے آئے ہیں۔

20. بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذَا أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ المُسْلِمِ» فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ التَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ النَّخْلَةُ»[23]

یعنی ہم کچھ لوگ نبی اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ کسی نے آپ کے پاس کھجور کی گانٹھ (ریّ) بھیجی۔آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے برکت دی ہے جیسے کہ وہ مسلمان ہو۔میں نے گمان کیا کہ اُن کی مراد کھجور کے درخت سے ہے اور میرا اِرادہ ہوا کہ میں جواب میں عرض کروں کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم یہ کھجور کا درخت ہے مگر مجبوراً اِس لئے چُپ ہوا کہ اِتنے لوگوں میں سے سب سے چھوٹا تھا پھر نبی اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔

21. حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

([19]) (سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب تفتيش التمر، 1106/2، الحديث 3333، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

([20]) (مسند الإمام أحمد، حَدِيثُ أَبِي عَسِيبٍ، 367/34، الحديث 20768، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

([21]) (صحيح المسلم، كتاب الأشربة، باب أكل القثاء بالرطب، 1616/3، الحديث 2043، دار إحياء التراث العربي بيروت)

([22]) (سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب الكمأة والعجوة، 1143/2، الحديث 3456، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

([23]) (صحيح البخاري، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ أَكْلِ الجُمَّارِ، 80/7، الحديث 5444، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا [24]

یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں اور کھجوروں کو مِلا کر نَبیذ (انگوروں یا کھجوروں کا رس) بنانے سے منع فرمایا۔

22. حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم: نهى أن ينبذ التمر، والزبيب جميعا، [25]

یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملا کر نَبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

فائدہ) اِبنِ قَیّم نے سند کے بغیر ذکر کیا ہے کہ نبی اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انجیر کو بیک وقت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

23. حضرت اُمّ المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں:

دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم، ومعه علي بن أبي طالب، وعلي ناقه من مرض، ولنا دوالي معلقة، وكان النبي صلى الله عليه وسلم، يأكل منها فتناول علي ليأكل، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «مه يا علي إنك ناقه» [26]

یعنی میرے یہاں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اُن کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اُس وقت ہمارے یہاں کھجوروں کے خَوشے (پکنے کے لئے) لٹک رہے تھے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں کھانا شروع کر دیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کھانے لگے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رُک جاؤ رک جاؤ تم میں ابھی نَقاہت (کمزوری) ہے۔

فائدہ) اِسی روایت میں مزید آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سات کھجوریں کھائی تھیں کہ اُن کو روک دیا گیا۔ اُمّ المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن کے لئے چقندر اور جَو پکائے۔ اُنہوں نے اُس کھانے کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے پسند فرمایا۔

24. حضرت صُہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں مجلسِ رِسالت صلّی اللہ علیہ وسلم میں کھجوریں کھا رہا تھا۔ اُن دِنوں میری آنکھ دُکھ رہی تھی کہ حضور اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أتأكل التمر وبك رمد؟

یعنی تم کھجوریں کھا رہے ہو جبکہ تمہاری آنکھیں دُکھ رہی ہیں؟

صُہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس اِرشادِ گرامی کو مزاحیہ رنگ دیتے ہوئے کہا کہ میری دائیں آنکھ دُکھتی ہے جبکہ میں بائیں طرف سے کھا رہا ہوں۔ [27]

([24]) (سنن أبي داود، كِتَاب الطِّبِّ، بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ، 7/4، الحديث 3875، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

([25]) (سنن ابن ماجه، كتاب الأشربة، باب النهي عن الخليطين، 1125/2، الحديث 3395، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

([26]) (سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب الحمية، 1139/2، الحديث 3442، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

([27]) (المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم، ذكر مناقب صهيب بن سنان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم، 451/3، الحديث 5703، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1411 1990)

فائدہ) یہ ارشادِ گرامی اِس اَمر کی دلیل ہے کہ جب آنکھیں دُکھتی ہوں تو اُس وقت کھجوریں کھانا مناسب نہ ہو گا۔

25. حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خير تمراتكم البرني يخرج الداء ولا داء فيه[28]

یعنی تمہاری کھجوروں میں سے سب سے اچھی کھجور برنی ہے یہ بیماری کو دور کرتی ہے اور اُس میں کوئی مضر(نقصان پہچانے والی) چیز نہیں۔

26. اِمام ذہبی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ روایت نقل کرتے ہیں: خَيْرُ تَمْرَاتِكُمُ الْبَرْنِيُّ، يُذْهِبُ الدَّاءَ، وَلَا دَاءَ فِيهِ[29]

یعنی تمہاری کھجوروں میں اچھی بَرنی ہے جو بیماری کو دور کرتی ہے۔

27. حضور اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ[30]

یعنی جب تم میں سے کوئی اِفطار کرے تو کھجور سے کرے اگر کھجور مُیسَّر نہ ہو تو پانی سے کیونکہ یہ پاک ہے۔

فائدہ) کیونکہ دن بھر کے فاقہ کے بعد توانائی کم ہو جاتی ہے اِس لئے افطاری ایسی چیز سے ہو جو جلد ہضم ہو اور طاقت دے۔ اِسی لئے فُقَہاء کرام فرماتے ہیں حضور اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھولنے کے لئے ہمیشہ کھجور اِستعمال فرمائی۔

28. حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ، فَعَلَى تَمَرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ[31]

یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم پکی ہوئی کھجور سے روزہ افطار کرتے تھے اگر وہ نہ ہو تو پُرانی کھجور سے اور اگر وہ بھی مُیسَّر نہ ہو تو پانی اور سَتّو وغیرہ سے۔

29. حضرت اَسماء بنتِ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ المَدِينَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً، فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ «أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ، ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ» وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ[32]

یعنی مکّہ مکرمہ کے اندر حضرت عبداللہ بن زُبیر اُن کے شِکم مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دن تھی پس میں مدینہ منوّرہ پہنچ گئی اور قُبا میں ٹھہری تو اُس کی ولادت قُبا میں ہو گئی۔ پس میں اُسے لے کر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور اُن کی گود میں ڈال دیا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم

[28] (المستدرك على الصحيحين، كتاب الطب، وأما حديث طارق بن شهاب، 227/4، الحديث 7451، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1411 1990)

[29] (المعجم الأوسط، بَابُ الْمِيمِ [ص:179] مَنِ اسْمُهُ: مُحَمَّدٌ، 247/7، الحديث 7406، دار الحرمين القاهرة)

[30] (سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّوْمِ، بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الإِفْطَارُ، 69/3، الحديث 695، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، الطبعة: الثانية، 1395 هـ 1975 م)

[31] (سنن أبي داود، كِتَاب الطِّبِّ، بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ، 7/4، الحديث 3875، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

[32] (صحيح البخاري، كِتَابُ العَقِيقَةِ، بَابُ تَسْمِيَةِ المَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ، لِمَنْ لَمْ يُعَقَّ عَنْهُ، وَتَحْنِيكِهِ، 84/7، الحديث 5469، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

نے کھجور منگوائی اور اُسے چبا کر عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا پس پہلی چیز جو اُس کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا لُعابِ دہن ہے۔ پھر آپ نے کھجور کے ساتھ تَحْنِیک[33] فرمائی اور اُس کے لئے دعا کر کے مبارک باد دی۔ دارُالاِسلام کے اندر پیدا ہونے والا یہ سب سے پہلا بچہ تھا۔

فائدہ) حضرت عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت سے پہلے مدینہ کے یہودیوں نے مشہور کر دیا تھا کہ اُن کے جادو کے زور سے اب کوئی مسلمان عورت بچہ نہ جن سکے گی ہم نے اُن کو بانجھ کر دیا ہے۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش اُن کے اِس دعویٰ کی تکذِیب اور تَردِید تھی(اس دعویٰ کو غلط ٹھہرانا تھا)۔ مہاجرین کا پہلا بچہ تھا اُن کی پیدائش پر تمام مسلمانوں نے بلند آواز میں نعرہ تکبیر بلند کیا۔[34]

30. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «وُلِدَ لِي غُلاَمٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ»[35]

یعنی حضرت ابو موسیٰ اَشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا میں اُسے لے کر نبی اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اُس کی تَحْنِیک فرمائی اور اُس کے لئے برکت کی دعا کی اور مجھے واپس دے دیا۔

31. **فضائل عجوہ شریف)** حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «إن في عجوة العالية شفاء أو إنها ترياق أول البكرة»[36]

یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(مدینہ کے) بالائی حصہ کی عجوہ کھجوروں میں شفاء ہے یا صبح کے وقت اُن کا استعمال شفاء کا سبب ہے۔

32. **مسند احمد** میں یہی روایت اضافہ کے ساتھ یوں ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ، أَوَّلَ الْبُكْرَةِ عَلَى رِيقِ النَّفْسِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ سِحْرٍ، أَوْ سُمٍّ "[37]

یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا مقامِ عالیہ(بالائی حصہ) کی عجوہ کھجوریں صبح سویرے نہار منہ کھانے میں ہر سِحر(جادو) یا زہر سے شفاء ہے۔

33. حضرت عامر بن سعد بن اَبی وقاص اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں:

سمعت سعدا، يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «من تصبح بسبع تمرات عجوة، لم يضره ذلك اليوم سم، ولا سحر»،[38]

یعنی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کو مدینہ منوّرہ کی سات(07) عجوہ کھجوریں کھالیں اُس کو اُس دن زہر نقصان پہنچا سکے گا نہ جادو۔

34. حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا ذاتی تجربہ بیان فرماتی ہیں:

([33]) کسی چیز کو چبا کر بچہ کے منہ میں ڈالنا۔

([34]) (صحيح البخاري، كِتَابُ العَقِيقَةِ، بَابُ تَسْمِيَةِ المَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ، لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ، وَتَحْنِيكِهِ، 84/7، الحديث 5469، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

([35]) (صحيح البخاري، كِتَابُ العَقِيقَةِ، بَابُ تَسْمِيَةِ المَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ، لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ، وَتَحْنِيكِهِ، 83/7، الحديث 5467، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

([36]) (صحيح المسلم، كتاب الأشربة، باب فضل تمر المدينة، 1619/3، الحديث 2048، دار إحياء التراث العربي بيروت)

([37]) (مسند الإمام أحمد، مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، 255/41، الحديث 24735، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

([38]) (صحيح المسلم، كتاب الأشربة، باب فضل تمر المدينة، 1618/3، الحديث 2046، دار إحياء التراث العربي بيروت)

كَانَتْ أُمِّي تُعَالِجُنِي لِلسُّمْنَةِ، تُرِيدُ أَنْ تُدْخِلَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذَلِكَ، حَتَّى أَكَلْتُ الْقِثَّاءَ، بِالرُّطَبِ، فَسَمِنْتُ، كَأَحْسَنِ سِمْنَةٍ [39]

یعنی میری والدہ مجھے موٹا کرنے کی کوشش کرتیں تاکہ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جائے جب کوئی تدبیر (ترکیب) کارگر (مؤثر) نہ ہوئی تو انہوں نے مجھے ککڑی کے ہمراہ کھجور کھلانی شروع کی جس سے میں اچھی خاصی موٹی ہوگئی۔

فائدہ) حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا تو وہ دُبلی پتلی تھیں۔ چونکہ اُس زمانے میں عَرب دُبلی عورتوں کو پسند نہیں کرتے تھے اِس لئے اُن کی والدہ محترمہ اُمّ رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاہتی تھیں کہ رُخصتی تک یہ موٹی ہو جائیں۔ اُن کو "قِثَّاءٌ" سے فائدہ ہوا۔ عربی میں اِس سے مراد کھیرا بھی ہو سکتا ہے اور ککڑی بھی عام لوگ کھیرا ہی قرار دیتے ہیں۔ یہ علاج اُس حدیث سے سَند ہے جو بخاری، مسلم اور ابنِ ماجہ نے بیان کی۔

35. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالقِثَّاءِ» [40]

یعنی عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے دیکھا ہے۔

36. عامر بن سعد اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ مِنْ بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى الرِّيقِ، لَمْ يَضُرَّهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ شَيْءٌ حَتَّى يُمْسِيَ" قَالَ فُلَيْحٌ: وَأَظُنُّهُ قَالَ: " وَإِنْ أَكَلَهَا حِينَ يُمْسِي لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يُصْبِحَ [41]

یعنی جو شخص صبح نہار منہ مدینہ منوّرہ کے دونوں اَطراف میں کہیں سے بھی عجوہ کھجور کے سات (07) دانے لے کر کھائے اُسے روز شام ہونے تک کوئی زہر اثر نہ کرے گا اور جس نے شام کو کھائیں وہ صبح تک مَامون (محفوظ) رہے گا۔

37. حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

العجوة من الجنة وفيها شفاء من السم، والكمأة من المن وماؤها شفاء للعين، والكبش العربي الأسود شفاء من عرق النسا يؤكل من لحمه ويحسى من مرقه [42]

یعنی عجوہ جنّت سے ہے اُس میں زہروں سے شفاء ہے۔ کُھنبی (سانپ کی چھتری) مَنّ کا حصہ تھی اور اُس کے پانی میں آنکھوں کی بیماریوں سے شفاء ہے۔ عربی دُنبہ جو کہ سیاہ (کالے) رنگ کا ہو اُس میں عرقِ النّساء [43] سے شفاء ہے اُس کا گوشت کھایا جائے اور یخنی پی جائے۔

([39]) (سنن أبي داود، كِتَاب الطِّبِّ، بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ، 7/4، الحديث 3875، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

([40]) (صحيح البخاري، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ الرُّطَبِ بِالقِثَّاءِ، 79/7، الحديث 5440، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

([41]) (مسند الإمام أحمد، مُسْنَدُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، 52/3، الحديث 1442، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001م)

([42]) (كنز العمال، كتاب الطب والرقي والطاعون من قسم الأقوال، الفصل الأول: في الترغيب وفيه ذكر الأدوية، 28/10، الحديث 28202، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

([43]) ایک قسم کا درد جو ایک مخصوص نس میں پیدا ہوتا ہے۔

38. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: أكل التمر أمان من القولنج[44]

یعنی کھجور کھانے سے قُولَنج[45] نہیں ہوتا۔

فائدہ) جسم کے وہ آلات جن کی ساخت ایسے عَضَلات سے ہے جو قُوّتِ اِرادی کے ماتحت نہیں[46] اگر اُن میں سُکڑن کے ساتھ ساتھ درد ہو تو اُسے قُولَنج کہتے ہیں قُولَنج کسی ایک حصہ جسم تک محدود نہیں۔

39. حضرت عبداللہ ابنِ عبّاس رضی تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كلوا التمر على الريق فإنه يقتل الدود[47]

یعنی صبح نہار منہ کھجوریں کھایا کرو ایسا کرنے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔

40. حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ينفع من الجذام أن يأخذ سبع تمرات من عجوة المدينة كل يوم يفعل ذلك سبعة أيام[48]

یعنی اگر سات (07) دن تک عجوہ کھجور کے سات (07) دانے روزانہ کھائے جائیں تو اُس سے کوڑھ[49] میں فائدہ ہوتا ہے۔

41. حضرت سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلّم يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى فُؤَادِي فَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْءُودٌ، اءْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ[50]

یعنی میں بیمار ہوا میری عیادت کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اُنہوں نے اپنا دستِ مبارک میری چھاتیوں کے درمیان میں رکھا یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں اُس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اُسے دل کا دورہ پڑا ہے تم قبیلہ ثَقِیف کے حارث بِن کلدہ کے پاس جاؤ جو طَبیب (ڈاکٹر) ہے اُس کو چاہیے کہ وہ مدینہ کی سات (07) عجوہ کھجوریں لے کر اُنہیں گُٹھلیوں سمیت کُوٹ لے پھر وہ تمہیں کھلایا کرے۔

([44]) (كنز العمال. كتاب الطب والرقي والطاعون من قسم الأقوال. الفصل الأول: في الترغيب وفيه ذكر الأدوية. 36/10. الحديث 28195 . مؤسسة الرسالة. الطبعة: الطبعة الخامسة. 1401هـ/1981م)

([45]) ایک شدید قسم کا درد، جو جسم کے اندر پٹھوں اور عضلات کے ایک دم سکڑنے سے پیدا ہوتا ہے۔

([46]) جیسے کہ گردوں کی نالیاں، آنتیں، بچے دانی کی نالیاں۔

([47]) (كنز العمال. كتاب الطب والرقي والطاعون من قسم الأقوال. الفصل الأول: في الترغيب وفيه ذكر الأدوية. 26/10. الحديث 28197 . مؤسسة الرسالة. الطبعة: الطبعة الخامسة. 1401هـ/1981م)

([48]) (كنز العمال. ياء النداء مع الياء. 269/24. الحديث 27132. مؤسسة الرسالة. الطبعة: الطبعة الخامسة. 1401هـ/1981م)

([49]) ایک متعدی یا چھوت کا یا ایک سے دوسرے کو لگنے والا مرض۔

([50]) (سنن أبي داود. كِتَاب الطِّبِّ. بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ. 7/4. الحديث 3875 . المكتبة العصرية. صيدا بيروت)

فائدہ) کھجور کے فوائد کے بارے میں یہ حدیث بڑی اہمیّت کی حامل ہے کیونکہ طبّ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی مریض کے دل کے دورے کی تشخیص کی گئی۔اُس کی روایت عام طور پر مجاہد کے ذریعہ ہے۔علاؤالدین الہندی نے **کنز العمال** میں اُسے **مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ**،ذخیرہ الحسن بن سُفیان اور ابو نُعیم سے بھی ماخذ کرنا بیان کیا ہے جبکہ دوسرے محدّثین اُسے صرف **ابو داؤد** ہی سے اَخذ کرتے ہیں۔

42. سعد بن ابی و قاص رضی اللہ تعالیٰ کو دل کے دورہ کی وجہ سے چھاتی میں جو شدید درد تھا وہ نبی اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کے دَست مبارک کے لَمس (چھونے) سے جاتا رہا اور اُنہوں نے اُس کے ساتھ ایک خصوصی دعا بھی فرمائی جسے اَحادیث میں اِس صورت میں ذکر کیا گیا ہے:

اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا[51]

یعنی اے اللہ سعد کو شفاء دے۔

43. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اَکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما للنفساء عندي شفاء مثل الرطب ولا للمريض مثل العسل[52]

یعنی میرے نزدیک عورتوں کے حیض کی کثرت کے لئے کھجور سے بہتر اور مریض کے لئے شہد سے بہتر کوئی دوائی نہیں۔

انتباہ) چہل حدیث در فضائل کھجور علیحدہ شائع کی جائے تو فقیر کی یہ ایک علیحدہ تصنیف تیار ہو سکتی ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔پاکستان

۶ ربیع الآخر ۱۴۲۴ھ بروز ہفتہ بعد صلوٰۃ الظہر

([51]) صحيح البخاري، كِتَابُ المَرْضَى، بَابُ وَضْعِ اليَدِ عَلَى المَرِيضِ، 118/7، الحديث 5659، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

([52]) كنز العمال، كتاب الطب والرقي والطاعون من قسم الأقوال، الفصل الأول: في الترغيب وفيه ذكر الأدوية، 44/10، الحديث 28279، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)